انسان کا جسد بھی پابند ''تقدیر'' ہے

''تقدیر'' خالق کی ہوتی ہے، مخلوق ، شئے کی نہیں۔ ''تقدیر'' وہ پیمانہ اور تناسب ہے جس میں خالق اپنی تخلیق کردہ اشیاء کو موزوں کرتا ہے۔ اور وہ قَادِرٌ قدرت رکھنے والا ہے۔ تخلیق کردہ شئے پیمانے اور مقدار میں بھی ہوتی ہے اور ہر دوسری شئے کے ساتھ بھی اس کا تناسب اور پیمانہ ہوتا ہے۔ اور انسان بھی غَيْرِ شَىْءٍ سے تخلیق نہیں کیا گیا أَمْ خُلِقُوا۟ مِنْ غَيْرِ شَىْءٍ 'یا کیا وہ شئے کے غیر میں سے تخلیق ہو گئے ہیں؟' ۔ انسان نے اپنے جسم کو خود تخلیق نہیں کیا أَمْ هُمُ ٱلْخَـٰلِقُونَ ۝ ''یا کیا وہ خود ہی تخلیق کرنے والے ہیں؟'' (حوالہ الطور ۔۳۵) ۔اس لئے اس جسم کی شکل ، اجزاء کے پیمانے اور ان کے مابین تناسب (تقدیر) بھی اس نے مرتب نہیں کئے ۔لیکن جو خالق ، قادر ہے اس کی تخلیق کا اصول تقدیر ہے

إِنَّا كُلَّ شَىْءٍ خَلَقْنَـٰهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ ''بیشک ہم نے ہر شئے کو خاص مقدار (پیمانے) میں بنایا ہے'' (القمر ۔۴۹)

اس اصول سے انسان مستثناء نہیں کیونکہ وہ بھی شئے سے تخلیق کیا گیا ہے

وَبَدَأَ خَلْقَ ٱلْإِنسَـٰنِ مِن طِينٍ ۝ ''اور انسان کی تخلیق کی ابتدا مٹی سے کی'' (حوالہ السجدہ ۔۷)

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُۥ مِن سُلَـٰلَةٍ مِّن مَّآءٍ مَّهِينٍ ﴿٨﴾

''پھر بعد ازاں اس کی نسل کو کمزور اور حقیر پانی میں سے (نرمی سہولت اور خفیہ طور پر نکالے ہوئے) جوہر (نطفہ) سے بنایا'' (السجدہ ۔۸)

شئے کو تخلیق کئے جانے پر سنوارا جاتا ہے، نوک پلک درست کی جاتی ہے۔ انسان بھی تخلیق کی ابتدا میں اسی مرحلے سے گذارا جاتا ہے

ثُمَّ سَوَّىٰهُ ''بعد ازاں اسے سنوارا'' (حوالہ السجدہ ۔۹)۔ یہ حیات عطا کئے جانے سے قبل کی بات ہے۔

أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِّن مَّآءٍ مَّهِينٍ ﴿٢٠﴾ ''کیا ہم نے تمہیں ایک حقیر پانی میں سے نہیں بنایا؟''

نطفہ کمزور اور حقیر پانی کے جوہر سے بننے پر مکمل ، قوی اور راسخ نہیں ہوتا

فَجَعَلْنَـٰهُ فِى قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿٢١﴾ ''اس لئے (ایک نطفے) کو ایک مضبوط (محفوظ) جگہ میں رکھا'' (المرسلات ۔۲۰۔۲۱)۔

مَّكِينٍ کا مادہ 'م ک ن' ہے اور تمکن واقتدار ، قدرت واستطاعت کو کہتے ہیں ۔قوی ، مضبوط ، راسخ ہونا ، طاقت کو کہتے ہیں ۔نطفوں کو تخلیق کے بعد ایک دوسرے مقام (Epididymes) پر منتقل کیا جاتا ہے جہاں وہ مکمل ، قوی اور راسخ نطفے بنتے ہیں اور پھر یہاں سے اوپر کی جانب اٹھنے والی ایک لچھے دار ٹیوب (vas deferns) میں قَرَار پاتے ہیں

إِلَىٰ قَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿٢٢﴾ ''ایک معلوم پیمانے، اندازے، وقت تک'' (المرسلات ۲۰،۲۱)۔

مرد کے جسم ہی کے اندر قَرَارٍ مَّكِينٍ میں نطفے بیضاء سے ملاپ کی قوت کو کھوئے بغیر کافی عرصے کیلئے قیام کر سکتے ہیں لیکن ہمیں ابھی متعین (exact) ''قدر'' پیمانہ معلوم نہیں۔

فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ ٱلْقَـٰدِرُونَ ﴿٢٣﴾ ''ہاں! ہم نے اندازہ کیا تو ہم کیا ہی اچھا اندازہ کرنے والے ہیں!'' (المرسلات۔۲۳)

فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ پھر ایک ٹھہرنے اور ایک سونپے جانے کی جگہ ہے''۔ جس نطفے سے انسان نے پیدا ہونا ہے اسے مرد کے جسم میں سے (دَافِقٍ) ''دھکا'' دے کر بیوی کے جسم کو سونپ دیا گیا

وَنُقِرُّ فِى ٱلْأَرْحَامِ مَا نَشَآءُ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى

''اور جسے چاہتے ہیں اسے رحم (uterus) میں قرار دیتے ہیں (ٹھہرا دیتے ہیں) ایک معلوم (وقت) کی مدت کیلئے'' (حوالہ الحج۔۵)

تخلیق اور ''قدر، تقدیر'' لازم وملزوم ہیں کہ بامقصد تخلیق میں ''قدر'' اس مقصد کے حصول کا سبب ہے جس کیلئے اسے تخلیق کیا گیا ہے۔ مقصد کے حصول تک شئے کا محفوظ رہنا لازم ہے۔ اور محفوظ کرنے کا ایک پہلو یہ ہے کہ اس شئے کو منتشر نہ ہونے دیا جائے اور جمع رکھا جائے۔ شئے اسی صورت میں محفوظ اور جمع رہ سکتی ہے اگر اس کا باقی تمام اشیاء سے تناسب موزوں ہو اور یہی ''تقدیر'' ہے۔

انسانی جسم بھی شئے سے وجود دیا گیا ہے جسے سنوارا گیا ہے

مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُۥ فَقَدَّرَهُۥ ﴿١٩﴾ ''ایک نطفے میں سے اسے تخلیق کیا، پھر اس کو ''قدر'' کیا'' (عبس۔۱۹)۔

ٱلَّذِى خَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿٢﴾ وَٱلَّذِى قَدَّرَ

''جس نے تخلیق کیا پھر سنوارا، درست کیا۔ اور جس نے پیمانوں، تناسب میں کیا'' (حوالہ الاعلی ۲۔۳)۔

انسان کے جسم کی ہر شئے کو پابند تقدیر کیا گیا ہے نَّحْنُ خَلَقْنَـٰهُمْ وَشَدَدْنَآ أَسْرَهُمْ ''ہم نے ہی انہیں تخلیق کیا ہے اور ہم نے ان کے جوڑوں کا مضبوط کیا ہے'' (حوالہ الانسان۔۲۸)۔ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ

تخلیق کردہ حیات ایک جسد رکھتی ہے۔ اور جسد شئے ہے۔ اور تخلیق کردہ حیات کے حامل جسد، جسم کو رزق چاہئے۔ آقائے نامدار ﷺ کو ان سے قبل بھیجے گئے رسولوں کے متعلق بتایا

وَمَا جَعَلْنَـٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ ٱلطَّعَامَ وَمَا كَانُوا۟ خَـٰلِدِينَ ﴿٨﴾

''اور نہ ہم نے ان کے جسم ایسے بنائے تھے جو کھانا نہیں کھاتے تھے اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے'' (الانبیاء۔۸)

خالق شئے کی تقدیر بنانے والا ہے۔علم ءَايَةٍ کا ہوتا ہے۔ ءَايَةٍ تخلیق کردہ شئے، ظاہری علامت، نشانی کو کہتے ہیں۔

سَنُرِيهِمْ ءَايَـٰتِنَا فِى ٱلْـَٔافَاقِ وَفِىٓ أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ

''ہم قرآنِ مجید کا انکار کرنے والوں کو اپنی نشانیاں (آیات، علم) آفاق میں اور خود ان کے نفوس (اجسام) میں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ یہ (قرآنِ مجید) بیانِ حقیقت ہے'' (حوالہ فصلت۔۵۳)

وَفِى ٱلْأَرْضِ ءَايَـٰتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ﴿٢٠﴾ وَفِىٓ أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٢١﴾

''اور یقین کرنے والوں کیلئے زمین میں کئی نشانیاں ہیں۔اور تمہارے اپنے جسموں میں۔تو کیا تم دیکھتے ہی نہیں؟'' (الذاریات۔۲۰۔۲۱)

شئے (زمین، آفاق، جسد، نفوس، جسم) ظاہر ہوتا ہے۔اس کی ''تقدیر'' یعنی مقدار، پیمانہ اور باہمی تناسب، تعلق پنہاں ہوتا ہے۔اور شئے کا پنہاں اس شئے کے خالق سے پنہاں نہیں ہوتا اس لئے اس کیلئے یہ بھی ءَايَةٍ ہوتا ہے۔اور خالق جب چاہے اسے دوسروں (غیر خالق) کی بصارتوں، علم میں لے آئے۔آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے ایک نے دوسرے بھائی کو قتل کر دیا

فَبَعَثَ ٱللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِى ٱلْأَرْضِ

''پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کو کرید تا تھا

لِيُرِيَهُۥ كَيْفَ يُوَٰرِى سَوْءَةَ أَخِيهِ ۚ

تا کہ اسے دکھائے کہ وہ کس طرح اپنے بھائی کی لاش کو دفنائے'' (حوالہ المائدہ۔۳۱)